O

راستے ملتے ہیں، منزل کے نشاں ملتے ہیں
ایک مقصد سے جُڑے لوگ کہاں ملتے ہیں

قلب کی تہہ میں کہیں کون و مکاں ملتے ہیں
اپنے اندر سے ہی پھر میرِ زماں ملتے ہیں

شہر کے شہر اُجڑ جاتے ہیں یکسر لیکن
ان خرابوں میں بھی کچھ ہیرے نہاں ملتے ہیں

لوگ جب ساتھ نہیں دیتے تو غم ہوتا ہے
آتشِ غم سے نئے سوزِ بیاں ملتے ہیں

https://emad-ahmad.com/

کوئلہ گیلا ہو اور آگ لگا دیں اُس کو
منجمد سینوں سے ویسے ہی دخاں ملتے ہیں

میری سوچوں سے بھی دشوار رہی حق گوئی
لفظ انگارے ہیں جو نوکِ زباں ملتے ہیں

حق کی راہیں تو جوانوں کو بنا دیتی ہیں پیر
خیر، جنت میں سبھی بوڑھے جواں ملتے ہیں

عیش و عشرت میں پھلے پھولے ہمیں کُند مِلے
لوگ صدموں کے پلے ہوں تو رواں ملتے ہیں

اگلے وقتوں کی لکھی نظمیں عماد احمد کی
آج بھی ان میں اداسی کے بیاں ملتے ہیں

https://emad-ahmad.com/